33

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مُباحثات

دوشنبہ - ۳ نومبر ۱۹۷۵ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوتِ کلام پاک اور اُس کا ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	۲
۲۱	نکتۂ اِستحقاق پر اسپیکر کا فیصلہ	۳
۲۳	بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء	۴

جلد دوازدہم — شمارہ دوئم (۲)

آج کے اجلاس میں مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے شرکت کی ۔

۱۔ سردار غوث بخش رئیسانی
۲۔ جام میر غلام قادر خان
۳۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۴۔ مولوی محمد حسن شاہ
۵۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۶۔ میر قادر بخش بلوچ
۷۔ میر صابر علی بلوچ
۸۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۹۔ مولوی صالح محمد
۱۰۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۱۔ شیر علی خان نوشیروانی
۱۲۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۳ نومبر ۱۹۷۵ء

بروز دوشنبہ زیر صدارت

اسپیکر سردار محمد خان باروزئی

صبح دس بجے شروع ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ :-

قاری عبدالمجید عاجز -

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ بسم الله الرحمن الرحيم ۔
إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة ألا تخافوا ولا
تحزنوا وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون ۔ نحن أولياؤكم في الحياة
الدنيا وفي الآخرة ج ولكم فيها ما تشتهي أنفسكم ولكم فيها ما تدعون ۔
نزلا من غفور رحيم ۔

(پ ۲۴، ۱۸ رع)

ترجمہ :- جن لوگوں نے دل سے اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر مستقیم رہے ان پر فرشتے اتریں گے۔ کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو۔ اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔ اور ہم تمہارے رفیق تھے۔ دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے۔ اور تمہارے لئے جنت میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کو تمہارا دل چاہے گا اور نیز تمہارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے۔ یہ بطور مہمانی کے ہوگا غفور الرحیم کی طرف سے۔

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- اب سوالات ہوں گے ۔محمود خان اچکزئی سوال پوچھیں

٭٭۷۵۵ مسٹر محمود خان اچکزئی کیطرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

کیا وزیر آب پاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ انگریزوں کے وقت میں موسیٰ خیل بازار کی آب نوشی اور دیگر ضروریات کے لیے تقریباً ڈیڑھ دو میل دور سے پائپوں کے ذریعے پانی لایا گیا تھا ؟

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ دو سال پہلے تک یہ بندوبست صحیح چل رہا تھا ؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پائپوں کی خرابی یا اس بند کی خرابی کی وجہ سے جس سے پانی روک کر پائپوں میں لایا جاتا تھا، موسیٰ خیل بازار کی آب نوشی کی یہ اسکیم تقریباً ختم ہے ،

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر حکومت اس اسکیم کو دوبارہ ٹھیک کرنے کے لیے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اور کب سے ؟ اگر حکومت کچھ نہیں کرنے کا ارادہ رکھتی تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مولوی صالح محمد)

(الف) ہاں یہ صحیح ہے کہ موسیٰ خیل بازار کے لئے انگریزوں کے وقت سے

لے کر اب تک ۳" قطر پائپ لائن کے ذریعے پانی تقریباً ایک میل دور سے آتا ہے ۔

(ب) دو سال پہلے اور اب پانی کی سپلائی میں کوئی خاص فرق نہیں ہے پرانے پائپ زنگ آلود اور کئی جگہ پر ٹوٹ جانے سے پانی کی سپلائی میں یقیناً کمی ہوئی ہے ۔

(ج) اسکیم بالکل ختم تو نہیں ہوئی ۔ لیکن پانی کی مقدار کم آ رہی ہے ۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ پی ۔ ڈی (لوکل گورنمنٹ) نے پرانے لائن کے ساتھ ساتھ ایک نئی لائن بچھا دی ہے جس سے موسیٰ خیل کے بازار میں پانی کی کمی کو کسی حد تک کنٹرول کر لیا ہے ۔ اور اب بھی آب نوشی کی یہ اسکیم محکمہ پی ڈی کے زیر نگرانی چل رہی ہے ۔

(د) اس اسکیم کو دوبارہ ٹھیک کرنے کے لئے ایک تخمینہ مرتب کیا گیا جس کی لاگت چھ لاکھ (۶،۰۰،۰۰۰) روپے کے قریب ہے ۔ اور اس اسکیم کو سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۵ - ۱۹۷۴ء میں شامل کیا گیا ۔ لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس اسکیم پر رواں مالی سال کے دوران کام شروع نہیں کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر :- اب اگلا سوال

۵۶۷٭ مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی :-

کیا وزیر آب پاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ آب پاشی نے گزشتہ اور موجودہ مالی سال کے دوران موسیٰ خیل سب ڈویژن میں کون کون سے ترقیاتی کام کئے ہیں ؟ اور کس کس مقام پر ؟

ہر اسکیم کا نام اور اس پر آنے والی لاگت کیا ہے ؟

(ب) مجموعی طور پر گذشتہ مالی سال کے دوران محکمہ آب پاشی نے صوبہ کے ہر ڈویژن میں الگ الگ کتنی رقم خرچ کی ؟ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے ۔ ہر کام پر آنے والی لاگت بھی علیحدہ بتائی جائے ۔

(ج) موجودہ مالی سال کے دوران محکمہ آب پاشی صوبہ کے ہر سب ڈویژن میں کس کس قدر رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ؟ علیحدہ علیحدہ بتلایا جائے ؟

(د) ان کے محکمہ نے مختلف سب ڈویژنوں میں ترقیاتی کام کرنے کے لئے کیا پیمانہ رکھا ؟ اگر کوئی بھی پیمانہ نہیں تو پھر ترقیاتی کاموں کے کرنے کا طریق کار کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات :-

(الف) محکمہ آب پاشی نے موسیٰ خیل سب ڈویژن میں گذشتہ سال مندرجہ ذیل ترقیاتی کام شروع کئے ۔ جن کی لاگت ان کے سامنے درج ہے ۔

(۱) تعمیر حفاظتی بند حسن شاہ بمقام راڑہ شم ۔/۶۴,۰۰۰ روپے

(۲) رحیم شاہ پیرینیل ایریگیشن سکیم بمقام راڑہ شم ۔/۶۱,۰۰۰ روپے

موجودہ مالی سال کے دوران ترقیاتی پروگرام میں واہا فلڈ ایریگیشن اسکیم بمقام موسیٰ خیل کے لئے ۲ لاکھ ۱۸ ہزار روپے کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ اسکیم کی کل لاگت ساڑھے تین لاکھ بنتی ہے ۔ اس منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا ہے ۔

(ب) جواب گوشوارہ نمبر ۱ میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ج) تفصیل گوشوارہ نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(د) مختلف سب ڈویژنوں میں ترقیاتی کام منصوبہ جات کی افادیت و موزونیت ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر کئے جاتے ہیں ۔

گوشوارہ نمبر۱

گذشتہ مالی سال کے دوران ترقیاتی کاموں پر ہر ڈویژن میں مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی گئیں ۔

(۱) کوئٹہ ڈویژن ۱۰۳۴۴۶۱۶/- روپے

(۲) قلات ڈویژن ۲۶۰۲۱۱۷۰/- روپے

ہر کام پر آنے والی لاگت کی تفصیل یہ ہے ۔

کوئٹہ ڈویژن		قلات ڈویژن	
نام اسکیم	رقم	نام اسکیم	رقم
۱ آب رسانی اسکیم کلی عالمو	۶۵۶۷۸/-	۱ آب رسانی اسکیم بھاگ	۹۴۳۰۶/-
۲ " " " لوڑکاریز	۱۶۳۷۴/-	۲ " " " لہڑی	۳۵۶۱۲۷/-
۳ " " " اسماعیل شہر	۱۲۲۱۲۲/-	۳ " " " قلات	۳۱۶۰۵/-
۴ " " " دکی	۲۵۹۶۰/-	۴ " " " دھسر	۱۲۷۹۳۴۲/-
۵ " " " کوہلو	۲۰۱۶۸/-	۵ " " " لہاری لاکھڑہ	۹۹۰۰۰/-
۶ " " " پشین	۱۳۳۴۰۹/-	۶ " " " سویمانی ڈمپ	۲۷۷۰۰۰/-
۷ " " " دالبندین	۱۳۵۷۳۴/-	۷ بحالی آب رسانی اسکیم بھاگ	۸۶۰۴۷/-
۸ " " " سنجادی	۴۴۷۷۰/-	۸ " " " " " اور ماڑہ	۵۱۶۰۵۱۰/-
۹ " " " بارکھان	۷۹۶۰۸/-	۹ " " " " " موضع تمپ	۷۵۱۹۹/-
۱۰ آب نوشی تالاب مری وگٹی	۵۰,۰۰۰/-	۱۰ " " " " " ہیب چوکی	۸۶۰۰۰/-

۱۱	آب رسانی اسکیم گلو شہر	۱۵۵۰۰۰/-
۱۲	ردجان آب رسانی اسکیم	۱۶۶۷۵۰/-
۱۳	آب رسانی اسکیم خانپور	۱۳۷۰۰۰/-
۱۴	رستم خان آب رسانی اسکیم	۱۴۸۱۳۰/-
۱۵	آب رسانی اسکیم علی آباد	۱۲۷۸۸۰/-
۱۶	ٹمپل ڈیرہ میں گھی کے کارخانہ کیلئے پانی کی سپلائی	۳۹۴۲۳۶/-
۱۷	انفلٹریشن گیلری علی خان زئی	۲۵۷۰۰۰/-
۱۸	تحقیقات برائے تعمیر ڈیم تردب	۱۲۵۰۰۰/-
۱۹	سراگوگ چشمہ کی مٹی ڈیم سے علیحدگی	۲۰۴۵۵/-
۲۰	پختگی ڈیرہ بگٹی چینل	۷۱۰۰۰/-
۲۱	سنگ سیلا سیلابہ منصوبہ	۷۰۰۰۰/-
۲۲	تالاب ذخیرہ آب زیارت	۱۹۰۰۰/-
۲۳	پیچی بند	۵۳۰۰۰/-
۲۴	پٹ فیڈر	۱۶۵۵۶۶۱/-
۲۵	چشمہ تنگی آب پاشی اسکیم	۱۰۰۰۰۰/-
۲۶	کرک دیرہ	۱۷۴۶۷/-
۲۷	اودرسیر کوارٹر خانوزئی	۵۷۳۷۶/-
۲۸	تشکیل دوبرستگی بارنس کاریز	۱۴۶۹۸۸/-
۲۹	تمرک نالہ	۷۵۰۰۰/-
۳۰	۲۵ ٹیوب ویلز کی تنصیب	۲۷۶۶۷۰۰/-
۳۱	خدانندی جوڑے نوکی	۴۷۰۱۸/-

۱۱	توسیع آب رسانی اسکیم بیلہ	۴۹۰۰۰/-
۱۲	آب رسانی اسکیم اوتھل	۳۰۸۰۵/-
۱۳	〃 〃 〃 بیلہ	۲۲۲۳۰/-
۱۴	تحقیقات برائے ڈیم ہنگول	۱۲۵۰۰۰/-
۱۵	حب ڈیم	۱۰۰۰۰۰۰۰/-
۱۶	تعازی آبپاشی منصوبہ	۶۴۴۵۵/-
۱۷	نیو بخشو آبپاشی منصوبہ	۹۴۲۳۹.-
۱۸	مہندر آبپاشی منصوبہ	۲۰۷۵۰/-
۱۹	پختگی ساراوان چینل	۲۴۵/-
۲۰	گرمرزہ سیلابہ اسکیم	۱۰۱۰۳۳/-
۲۱	حفاظتی بند در مکران	۸۱۹۳۴/-
۲۲	جھل اسکیم	۲۷۳۹۹/-
۲۳	تشکیل گندواہ اسکیم	۲۱۳۹۳/-
۲۴	بولان ڈیرہ نزد ڈھاڈر	۲۸۲۱۹/-
۲۵	کچاگنڈا مٹھڑی	۳۷۲۹۵/-
۲۶	لولائی گاس پر مٹی کا بند	۶۳۰۶۰/-
۲۷	گرم آب	۶۰۸۶۲/-
۲۸	پشتنل	۸۱۴۰۱/-
۲۹	کچگ کور	۱۳۵۶۱۲/-
۳۰	نال کور سیلابہ اسکیم	۳۲۵۱۰۹۶/-
۳۱	بحالی حفاظتی بندات مکران	۲۹۴۲۲۸/

۳۲	سیلون اریگیشن اسکیم	۴۰۰۷۷۷/-	۲۲	مہرکہ بند	۲۹۹۰۰۰/-
۳۳	قندیل ماندہ اریگیشن اسکیم	۲۴۵۴/-	۲۳	گنذری اسکیم	۱۴۰۰۰/-
۳۴	جندر سیلابہ اسکیم	۴۵۲۵۴/-	۲۴	اوتھل کنترا	۴۲۰۰۰/-
۳۵	رکھنی سیلابہ اسکیم	۱۱۲۰۶۰/-	۲۵	۱۵۰ ٹیوب ویلز کی تنصیب	۵۰۰۰۰۰/-
۳۶	لوری داماں	۶۱۶۵۴/-	۲۶	نہار گونڈا اریگیشن اسکیم	۱۵۲۰۰۰/-
۳۷	کربی کچ	۲۲۹۷۶/-	۲۷	رکھ لال خان آبپاشی اسکیم	۲۷۰۰۰/-
۳۸	پٹ فیڈر کی دائیں جانب تحقیق	۵۸۰۰۰/-	۲۸	موسیٰ جو بند کی توسیع	۸۵۰۰۰/-
۳۹	روغن اسکیم آبپاشی	۱۳۹۰۰۰/-	۲۹	کنشاری آبپاشی اسکیم کی توسیع ۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجموعی اسکیموں پر یہ رقوم خرچ ہوئیں	۱۵۵۰۰/-
۴۰	ہیرلہ آبپاشی اسکیم	۱۳۹۰۰۰/-			
۴۱	گچینہ آبپاشی اسکیم	۱۱۸۰۰۰/-			
۴۲	شیرن بند	۷۰۰۰۰/-			
۴۳	تالاب چپیل	۱۲۵۰۰۰/-			
۴۴	کچ ڈیم	۱۰۰۰/-			
۴۵	قادری اسکیم	۲۸۰۰۰/-			
۴۶	تمری باندہ سیلابہ اسکیم	۸۶۵۶/-			
۴۷	رکھان کچ نزد زیارت	۱۰۰۰۰/-			

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجموعی اسکیموں پر یہ رقوم خرچ ہوئیں

حفاظتی منصوبہ جات		چھوٹے منصوبہ جات		واپڈا برائے بلوچستان	
کوئٹہ ڈویژن	۸۴۴۰۰/-	کوئٹہ ڈویژن	۱۱۳۲۰۰/-	زیر زمین پانی کی تلاش	۲۱۸۳۳۰۰/-
قلات ڈویژن	۱۳۳۲۰۰/-	قلات ڈویژن	۶۱۸۰۰/-		

گوشوارہ نمبر ۲

نمبر شمار	نام سب ڈویژن	ترقیاتی رقومات	غیر ترقیاتی رقومات	میزان
۱	کوئٹہ	۳۴۲۲۷۵۰/-	۷۴۸۰۰۰/-	۴۱۴۹۷۵۰/-
۲	پشین	۸۲۴۳۷۵/-	۷۰۲۰۰۰/-	۱۵۲۶۳۷۵/-
۳	نوشکی	۱۳۱۲۵۰/-	۴۴۵۰۰۰/-	۵۷۶۲۵۰/-
۴	دالبندین	۴۸۱۲۵۰/-	۴۵۰۰۰/-	۵۲۶۲۵۰/-
۵	چمن	۵۲۵۰۰۰/-	ـــ	۵۲۵۰۰۰/-
۶	لورالائی	۲۲۴۵۹۰۰/-	۳۶۵۰۰۰/-	۲۶۱۰۹۰۰/-
۷	ژوب	۲۷۰۵۰۰۰/-	۲۵۰۰۰۰/-	۲۹۵۵۰۰۰/-
۸	موسیٰ خیل	۵۷۶۰۰۰/-	۱۰۰۰۰۰/-	۶۷۶۰۰۰/-
۹	بارکھان	۲۵۶۳۰۰۰/-	۱۹۵۰۰۰/-	۲۷۵۸۰۰۰/-
۱۰	سبی	۱۳۳۹۳۶۶/-	۹۳۸۷۵۰/-	۲۲۷۸۱۱۶/-
۱۱	ڈھاڈر	۱۴۱۰۵۰۰/-	۱۵۰۰۰۰/-	۱۵۶۰۵۰۰/-
۱۲	کچھی	۶۰۰۰/-	۵۰۰۰۰/-	۵۶۰۰۰/-
۱۳	بھاگ	۱۲۰۲۵۱۷/-	۱۵۰۰۰۰/-	۱۳۵۲۵۱۷/-
۱۴	گنداوہ	۱۹۰۰۰۰/-	۹۰۰۰۰/-	۲۸۰۰۰۰/-
۱۵	بیلہ	۱۸۶۳۷۶۰/-	۳۴۸۰۱۰/-	۲۲۱۱۷۷۰/-
۱۶	حب	۸۰۰۰۰/-	۱۴۲۰۰۰/-	۲۲۲۰۰۰/-
۱۷	فورٹ منرو	۱۰۶۴۵۰۰/-	۶۶۳۰۰۰/-	۱۷۲۷۵۰۰/-

۱۸	اپرژوب	-/۲۰۱۶۰۰۰	-/۲۳۷۰۰۰	-/۲۲۵۳۰۰۰
۱۹	شیرانی	-/۴۷۰۰۰	ـ	-/۴۷۰۰۰
۲۰	قلات	-/۵۸۷۰۰۰	-/۱۳۵۰۰۰	-/۷۲۲۵۰۰۰
۲۱	ساراوان	ـ	-/۱۰۱۰۰۰	-/۱۰۱۰۰۰
۲۲	خاران	-/۷۸۲۵۰۰	-/۵۰۰۰	-/۷۸۷۵۰۰
۲۳	تربت	-/۶۴۵۰۰۰	-/۳۷۳۰۰۰	-/۱۰۱۸۰۰۰
۲۴	پنجگور	-/۱۴۳۲۰۰۰	-/۲۴۸۰۰۰	-/۱۶۸۰۰۰۰
۲۵	گوادر	ـ	-/۲۸۱۰۰۰	-/۲۸۱۰۰۰

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل منصوبہ جات کے لئے درج ذیل رقوم مالی سال موجودہ کے دوران تمام صوبے کی بنیاد پہ مختص کی گئی ہیں ۔

	نام منصوبہ جات	مختص شدہ رقم
(۱)	تحقیقات برائے منصوبہ جات آب نوشی صوبہ بلوچستان	-/۵۲۵۰۰۰
(۲)	بلوچستان میں زیرِ زمین پانی کی تحقیقات	-/۲۴۰۰۰۰۰
(۳)	آزمائشی بور ڈیوب ویل کی تنصیب	-/۵۲۵۰۰
(۴)	خریداری ٹرک و مشینری برائے ڈرلنگ	-/۸۷۵۰۰۰

مسٹر اسپیکر اگلا سوال ۔

نمبر ۷۵ ۔ مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

کیا وزیر آب پاشی و برقیات بیان فرمائیں گے کہ

(الف) لورالائی شہر میں آب نوشی کا کیا بندوبست ہے ؟

(ب) ضرورت مند شہریوں کو پانی کے نلکے کا کنکشن دینے کا طریق کار کیا ہے ؟

(ج) کسی بھی ضرورت مند شہری کو پانی کا کنکشن دیتے وقت ابتدائی فیس کتنے روپے لی جاتی ہے اور دو سال پہلے کتنے روپے لی جاتی تھی ؟

(د) کیا فیس میں کچھ اضافہ بھی ہوا ہے ؟ اگر ہاں تو کتنے فی صد اور اس کی وجہ ؟

(س) کیا کنکشن فیس لینے کی شرح ہر جگہ یکساں ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں

(ص) سب سے زیادہ فیس کس شہر میں اور سب سے کم کنکشن فیس کس شہر میں لی جاتی ہے اور کتنی کتنی ؟ تفصیل دی جائے ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔

(الف) لورالائی شہر میں آب نوشی کا بندوبست دو طریقوں سے ہو رہا ہے ؟

ایریگیشن ، محکمہ اریگیشن نے شہر میں آب نوشی کے لئے چار کنویں کھدوائے ہیں جن پر بجلی والی مشین کے علاوہ ڈیزل انجن بھی نصب ہیں ۔ ان کنوؤں سے پانی پمپ کے ذریعے ایک بڑے تالاب تک جس میں پچاس ہزار گیلن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے پہنچایا جاتا ہے ۔ اور پھر اس تالاب سے شہر میں دن میں دو مرتبہ پانی مہیا کیا جاتا ہے ۔

(۲) پٹھان کوٹ واٹر سپلائی اسکیم کے تحت بھی پانی دیا جاتا ہے ۔ جس

کا بند وبست محکمہ ایم ای ایس کے تحت ہے

(ب) ضرورت مند شہری محکمہ آب پاشی کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے درخواست دیتے ہیں جس کی منظوری کا فیصلہ مقرر شدہ کمیٹی کرتی ہے۔

(ج) مختلف مقامات پر کنکشن دینے کی ابتدائی فیس مختلف ہے۔ مثلاً پشین میں -/۴۰ روپے، گلستان میں -/۳۸ روپے، نوشکی میں -/۲۵ روپے، دالبندین میں -/۲۵ روپے سنجادی اور لورالائی میں -/۲۰۰ روپے، فورٹ سنڈیمن، مسلم باغ اور قلعہ سیف اللہ میں -/۵۰ روپے لی جاتی ہے۔ دو سال پہلے بھی یہی فیس لی جاتی تھی۔

(د) جی نہیں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

(ہ) جی نہیں کیونکہ ہر جگہ آب نوشی کی اسکیم کو چلانے کے اخراجات یکساں نہیں ہوتے۔ دوسرے بعض مقامات پر قائم کمیٹیوں کے فیصلوں کے بعد یہ شرح مقرر کی جاتی ہے۔

(س) اس وقت سب سے زیادہ فیس لورالائی/سنجادی کے شہروں میں مبلغ -/۲۰۰ روپے اور سب سے کم ضلع چاغی میں یعنی -/۲۵ روپے فی کنکشن وصول کی جاتی ہے۔

مسٹر اسپیکر: اگلا سوال۔

***۸۲۵۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی:** کیا وزیر آب پاشی و برقیات بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ نہر کیرتھر سے جو شاخیں سندھ کے علاقہ میں جاتی ہیں، ان کی کھدائی کی جاتی ہے اور جو شاخیں مثلاً ڈنب شاخ، خان پور شاخ، اور فیض آباد شاخ جو صرف بلوچستان کی زمینوں کی آب پاشی کے واسطے ہیں، ان کی کھدائی

نہیں کی جاتی ہے ۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو کیا یہ بھی صحیح ہے کہ جن شاخوں کی کھدائی نہیں کی جاتی ۔ ان میں سلٹ نہیں ہے ۔ اگر سلٹ ہے تو پانی بغیر کھدائی کے کس طرح ٹیل تک پہنچ سکتا ہے ؟

وزیر آب پاشی و برقیات ۔

(الف) سندھ کو جانے والی شاخوں کی کھدائی کا علم نہیں اور جو شاخیں بلوچستان کی آب پاشی کے لئے ہیں ان کی بوقت ضرورت کھدائی ہوتی ہے ۔

(ب) کیرتھر نہر معہ شاخوں کے ابھی تک حکومت سندھ کی تحویل میں ہے ۔ جہاں پر کام ممکن ہو اور ضرورت محسوس ہو وہ صفائی کرتے رہتے ہیں ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی

ضمنی سوال ۔ جناب والا ! جواب کے جزو (الف) میں بتایا گیا ہے کہ بلوچستان میں جو شاخیں ہیں ان کی بوقت ضرورت صفائی کی جاتی ہے جس میں خانپور شاخ ، ڈنب شاخ وغیرہ ہیں وہ بلوچستان ہی سے شروع ہوتی ہیں ، اور بلوچستان میں ہی ختم ہوتی ہیں ۔ ان میں اس سال بالکل کھدائی نہیں ہوئی ۔ اور اس کے تین میل کی ٹیل تک بھی پانی نہیں ہے ۔ کیا اس کو کھدائی کی ضرورت نہیں تھی ؟ یا اس میں سلٹ نہیں تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔

خان پور اور ڈونب شاخ وغیرہ واقعی بلوچستان میں ہیں ۔ لیکن ابھی تک ۔ اس کا کنٹرول حکومت سندھ کے پاس ہے ۔

اور ان کی صفائی وغیرہ کا کام بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ کیرتھر نہر کی بھی جو شاخیں ہیں وہ حکومت سندھ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور ابھی تک محکمہ آب پاشی بلوچستان کو انہوں نے کنٹرول نہیں دیا ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔ جناب والا! بتایا تو گیا ہے کہ بلوچستان میں جو شاخیں ہیں۔ ان کی بوقت ضرورت کھدائی کی جاتی ہے۔

وزیر آبپاشی وبرقیات:۔ ہاں بوقت ضرورت کی جاتی ہے مگر نہر کیرتھر میں بارہ ماہ پانی رہتا ہے۔ تو چونکہ اس میں ہمیشہ پانی چلتا رہتا ہے اس لئے اس کی صفائی ناممکن ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔ جناب والا! ماہ مارچ سے ماہ مئی تک کھدائی اور صفائی کی جاتی ہے۔

وزیر آبپاشی وبرقیات:۔ اس سال جب اس کی صفائی اور کھدائی کے لئے ۸ رتاریخ کو میٹنگ ہوئی تھی اور اس میٹنگ کو اس ضرورت کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ تو زمینداروں نے بھی اس کے لئے تعاون کا وعدہ کیا تھا۔ انشاالله جو کام ہے یا باقی ہے۔ وہ ہو جائے گا۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ ابھی تک اس کی ہم نے صفائی نہیں کی ہے کیونکہ یہ ابھی سندھ والوں کی تحویل میں ہے۔

مسٹر اسپیکر:- اگلا سوال۔

۸۹۱ میر قادر بخش بلوچ:-

کیا وزیر آب پاشی و برقیات صاحب از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ صوبہ بلوچستان میں اس وقت محکمہ آب پاشی و برقیات میں سپرنٹنڈنگ انجینئر کی کچھ اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے۔ اور یہ آسامیاں کہاں کہاں خالی پڑی ہیں؟ یہ آسامیاں کس وقت سے خالی ہوئی ہیں۔

(ج) کیا ان اسامیوں کو پُر کیوں نہیں کیا گیا؟

(د) کیا بلوچستان میں ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوالیفائڈ لوگ نہیں نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو ان کو ان اسامیوں پر تعینات کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر آبپاشی و برقیات:-

(الف) اس وقت محکمہ آب پاشی و برقیات میں سپرنٹنڈنگ انجینئر کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

(ج) کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

(د) کوئی اسامی خالی نہیں ہے اس لئے کسی کے تقرر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال

۹۲۱۰ ٭ میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔

کیا وزیر آب پاشی و برقیات تبلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل اوستہ محمد میں بجلی دن میں ایک دو بار ہمیشہ بند رہتی ہے ، خاص طور پر جمعہ کے دن نماز کے وقت اور جب سے گرمی شروع ہوئی اور رمضان شریف میں اس سال دن کو جب دوپہر کی گرمی ہوتی ہے بجلی بند رہتی ہے ،

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بجلی کی سپلائی جیکب آباد سے ہوتی ہے جہاں متعلقہ ایس ، ڈی ، او جان بوجھ کر بجلی بند کراتا ہے ، جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے ،

(ج) کیا حکومت اس کی انکوائری کرائے گی اور اگر ایس ڈی ، او کا قصور ہے تو اس کو سزا دے گی ، اور اگر ایس ڈی ، او کا قصور نہیں تو عوام کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بجلی کی باقاعدہ فراہمی کا بندوبست کیا جائے گا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔

(الف) اس ترسیلی لائن کا کنٹرول واپڈا سندھ کے پاس ہے جس کی نسبت بندش برق کی شکایات کا تدارک وہی کرتے ہیں ، تاہم بجلی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اب ایریا بورڈ کی تشکیل حکومت کے زیر غور ہے ،

(ب) یہ صحیح ہے کہ بجلی کی سپلائی جیکب آباد سے آتی ہے۔ البتہ اس کی دیدہ دانستہ بندش کی بابت ہمیں علم نہیں ۔

(ج) جی ہاں انشاءاللہ ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی :- ضمنی سوال ۔ جناب! اوستہ محمد جس کے لئے سوال کیا گیا ہے وہ سندھ میں ہے یا بلوچستان میں ہے ۔ اگر بلوچستان میں ہے تو بلوچستان کا وزیر برقیات کون ہے ۔؟ اور اگر اوستہ محمد میں کسی قسم کی شکایت ہوتی ہے ۔ وہ بلوچستان کے وزیر برقیات کو بھیجی جائے گی یا کہ سندھ کو دی جاتی ہے ۔؟

وزیر آبپاشی و برقیات :- اس کا ابھی کنکشن ملا ہے ۔ یہ جیکب آباد کے برقی اسٹیشن سے ملا ہے ۔ اور یہ حکومت سندھ کی تحویل میں ہے ۔ وہاں پر ان کے افسر ہیں ۔ اور اس ایس ۔ ڈی ۔ او کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ خواہ مخواہ بجلی بند کرتا ہے ۔ ہمارا تو نہ وہاں کوئی افسر ہے اور نہ کوئی انجینیئر ہے ۔ جمالی صاحب سے رابطہ درخواست کی گئی تھی کہ یہ جیکب آباد کے نزدیک گلی ہے اس کو بجلی دے دو ۔ جب ہماری بجلی کی لائن وہاں سے آئے گی تو ہم بھی دے دیں گے ۔ اس بارے میں وہاں کے وزیر برقیات کو شکایات بھیجی ہیں کہ یہ لوگوں کی شکایات ہیں ۔ ان پر آپ توجہ دیں ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی :- سوال کیا کیا جاتا ہے اور جواب غلط جاتے

کیا ملتا ہے، ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ یہ بلوچستان کی حدود ہے، بلوچستان والوں کا کام ہے۔ بلوچستان والوں نے کام کیا ہے، بلوچستان والوں نے کنکشن لگایا ہے اور مولوی صاحب کہتے ہیں کہ وہ سندھ نے لگایا ہے۔ مجھے افسوس ہے ہم کیا کریں اور ہم کس کو بولیں، اچھا صاحب ٹھیک ہے۔

مسٹر اسپیکر:- اگلا سوال۔

٭٩٢٢۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی:- کیا وزیر آب پاشی و برقیات بتلائیں گے کہ

(الف) پٹ فیڈر نہر میں اگست ١٩٧٥ء میں اس سال جو شگاف پڑا تھا، اس سے کتنا رقبہ زیر آب ہوا، اور اس رقبہ کی مجموعی پیداوار کتنی ہوگی؟

(ب) کاشتہ رقبہ کے ساتھ کتنے گاؤں زیر آب ہوئے؟

(ج) تحصیل جھٹ پٹ، تحصیل تمبو اور تحصیل اوستہ محمد میں مجموعی نقصان کتنا ہوا ہے؟

(د) کیا حکومت بلوچستان نے انکوائری کی ہے کہ شگاف پڑنے کا کیا سبب تھا، یہ شگاف خود پڑ گیا یا جان بوجھ کر کیا گیا ہے؟

(ہ) اگر انکوائری کی گئی ہے تو اس کی رپورٹ ایوان کو پیش کی جائے گی، اور اگر انکوائری نہیں کی گئی تو اس کا سبب کیا ہے؟

(س) اگر اس سلسلے میں کوئی شخص مجرم پایا گیا ہے تو اس کو کیا سزا دی گئی ہے، اس کا نام بتلایا جاوے۔

(ص) اس سے جو نقصان ہوا ہے، اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے کتنی

امداد دی گئی، کب اور کس کی معرفت ؟

(ط) گھر، مویشی اور غلہ جو بہہ گیا، اس کی تلافی کس طرح کی گئی، اور جو واٹر کورس منہدم ہو گئے، ان کے بنانے کا کیا انتظام کیا گیا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات :-

(الف) پٹ فیڈر نہر میں ۱۸ اگست ۱۹۷۵ء کو کل ۱۲ شگاف پڑے، جن میں سے دو بڑے شگاف نہر کے دائیں کنارے پر آر ڈی ۵/۸ اور بائیں کنارے پر آر ڈی ۵۴۲ میں ہوئے، زیر آب رقبہ اور نقصان کا اندازہ حکام لگا رہے ہیں۔

(ب) جواب (الف) میں آچکا ہے۔

(ج) جواب (الف) میں آچکا ہے۔

(د) اس تحقیقات کے لئے ہم نے بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۷۵ء موقع پر لوگوں کی شکایات پر ڈپٹی کمشنر کی سرکردگی میں کمیٹی مقرر کر کے تحقیق کی ہدایات جاری کر دی تھیں، جس کی رپورٹ کا انتظار ہے۔

(ہ) جواب (د) میں آچکا ہے۔

(س) اگر اس سلسلے میں کوئی بھی شخص مجرم پایا گیا۔ اسے قانون کے مطابق سزا ملے گی۔

(ص) معزز ممبر اس سلسلے میں ریونیو افسران سے معلومات حاصل کریں

(ط) نقصان کی تلافی کا کام سول حکام کے سپرد ہے۔ اس لئے اس ضمن میں ان سے معلومات حاصل کی جائیں۔ سیلاب کی وجہ سے باری شاخ کے دائیں طرف میں صرف چار واٹر کورس منہدم ہو گئے تھے، جن کی مرمت کر دی گئی ہے۔ اور اس وقت ان میں پانی چل رہا ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔ ضمنی سوال ، اس کی تحقیقات کیلئے وزیراعظم نے ۲۸ ؍اگست ۱۹۷۵ء کو حکم دیا تھا۔ اس کو تین مہینے گزر چکے ہیں ، کیا اس کے لیے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ؟ اور کیا اس کمیٹی کی کوئی رپورٹ آئی ہے ؟ اگر نہیں تو کیا اس کی دوبارہ تحقیقات کرائی جائے گی ۔ اور یاد دہانی کرائی جائیگی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ ہم انشاءاللہ اس کی یاد دہانی کرائیں گے ۔ اس کمیٹی میں جمالی صاحب تھے ۔ اور سردار دودا خان تھے ۔ اس کمیٹی کو پھر اجلاس کے لئے کہا جائے گا ، کہ جو اس قسم کی شکایات ہیں ، ان کو رفع کیا جائے ۔ اور اگر کسی نے واقعی غلطی کی ہے ، تو اس کو جرمانہ بھی کر دیا جائے ۔ بہرحال ہم نے دوبارہ یاد دہانی بھی کرائی ہے ، اور ابھی تک ہم انتظار میں ہیں ، اس کی رپورٹ نہیں آئی ہے ، تاہم ہم پھر یاددہانی کرائیں گے ۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال

***۹۲۴ میر شاہنواز خان شاہلیانی:** کیا وزیر آب پاشی و برقیات براہ کرم بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل اوستہ محمد میں وقت بے وقت بجلی بند ہو جاتی ہے ، جس سے عوام کا نقصان ہوتا ہے ۔ اور اکثر بلب اور ریڈیو سیٹ جل جاتے ہیں ۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ محکمہ کا قصور ہے؟
اگر جواب اثبات میں نہیں ہے تو محکمہ لوگوں کو نقصان کا معاوضہ کیوں نہیں دیتا؟

(ج) اگر محکمہ بجلی والوں کا قصور نہیں ہے تو کس کا قصور ہے؟

(د) تحصیل اوستہ محمد میں شہر محراب پور کو آج سے تقریباً پانچ ماہ پہلے بجلی کا کنکشن ملا ہے۔ لیکن اس پانچ ماہ میں بجلی کا ایک آدمی بھی کبھی دیکھنے نہیں آیا۔ تو کیا کنکشن دینے کے بعد اس کا دیکھ بھال کرنا ان کے فرائض میں شامل ہے یا نہیں؟ اور اگر محکمہ بجلی کے فرائض میں یہ شامل نہیں تو اتنا ضروری کام جس سے انسانی جان کا خطرہ بھی ہے کس کے حوالے ہے۔ اور اگر دیکھ بھال کرنا محکمہ بجلی کے فرائض میں شامل ہے تو وہ کیوں نہیں آتے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:-

(الف) اس ترسیلی لائن کا کنٹرول واپڈا اسندھ کے پاس ہے جس کی نسبت بندش برق کی شکایات کا تدارک وہی کرتے ہیں۔ تاہم بجلی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اب ایریا بورڈ کی تشکیل حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) جواب (الف) میں آچکا ہے۔

(ج) جواب (الف) میں آچکا ہے۔

(د) جواب (الف) میں آچکا ہے۔

مسٹر اسپیکر:- سوالات ختم ہو گئے۔

مس فضیلہ عالیانی کے پیش کردہ نکتہ استحقاق پر اسپیکر صاحب کا فیصلہ

مسٹر اسپیکر:- مورخہ ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو مس فضیلہ عالیانی نے ایک نکتہ استحقاق پیش کیا تھا۔ اس پر میں نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ اب میں اپنا فیصلہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

On Friday the 31st October, 1975, Miss Fazila Aliani raised the following question involving breach of the Privilege of the Assembly :-

" The Baluchistan Government has failed to lay before the Assembly the yearly report on the observance and implementation of the Principles of Policy as required by Article 29 (3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan denying the Assembly its rights to know and discuss how far the Principles of Policy have been observed. "

The Chief Minister objected to the admissibility of this question on two grounds :-

(1) That the question raised is vague, and

(2) That two months are still left within which the Government can lay the yearly report before the Assembly.

The objection of the Chief Minister are not tenable because the question raised is the failure of the Provincial Government to lay before the Assembly the yearly report on the observance and implementation of the principles of policy as required by Article 29 (3) of the Constitution which is a definite matter. These reports should have been laid before the Assembly as soon after the close of year as possible. Even the report for the year 1973 has not been laid before the Assembly so far.

But according to Rule 57 of the Rules of procedure, the question of Privilege shall relate to a specific matter of recent occurrence. The question of Privilege in respect of the failure of the Government to lay the reports for the year 1973 and 1974 should have been raised immediately after the first Session of the Assembly held in 1974 and 1975. This was not done. I therefore hold the question of Privilege to be out of order.

وزیر اعلیٰ (جام میر غلام قادر خان) جناب عالی! چونکہ آپ نے

نکتہ استحقاق کو با ضابطہ قرار دے دیا ہے۔ اس لئے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:- میں نے تو بے ضابطہ قرار دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ:- بہت اچھا۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا مسوّدہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء

(مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۷۵ء)

مسٹر اسپیکر:- اب وزیر متعلقہ اپنا مسودہ قانون پیش کریں

Chief Minister:- Sir, I introduce the Baluchistan Local Government Bill, 1975.

مسٹر اسپیکر:- بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا مسودہ قانون مصدرہ

۱۹۷۵ء پیش کر دیا گیا۔ اب تحریک پیش کریں۔

Chief Minister:- Sir, I beg to move-

that the requirements of Rule 84 of the Provincial Assembly of Baluchistan Rules of Procedure and conduct of Business, 1974 be dispensed with in respect of the Baluchistan Local Government Bill, 1975.

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- اب اگلی تحریک

Chief Minister:- Sir, I beg to move-

that the Baluchistan Local Government Bill, 1975 be taken into consideration at once.

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:۔ اب ہم بل کو کلاز وار لیں گے۔

کلاز نمبر ۲ تا ۱۸۰

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے۔ کہ کلاز ۲ تا ۱۸۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

وزیر خزانہ سردار غوث بخش رئیسانی:۔ جناب والا! اس بل کے لئے میرے پاس کچھ observations ہیں۔ میں وہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ پہلی خواندگی تو ہو چکی ہے۔ اب بل کو کلاز وار لیا جا رہا ہے تو کیا آپ کا observation کلازوں کے سلسلے میں ہے۔

وزیر خزانہ جی ہاں

مسٹر اسپیکر کونسی کلاز کے بارے میں ہے ؟

وزیر خزانہ کلاز نمبر ۱۲ اور ۱۵ کے بارے میں ہے جو کہ آبادی سے متعلق ہیں

مسٹر اسپیکر ۔ آپ نے اس کے لئے کوئی ترمیم کا نوٹس دیا ہے؟

وزیر خزانہ ۔ یہاں جو لفظ papulation استعمال کیا گیا ہے تو
میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی definition کیا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں کلاز ۱۲ کے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ
کیا آپ اسے oppose کر رہے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جی ہاں : میں ترمیم پیش کر دوں گا ۔

مسٹر اسپیکر :- ترمیم کے لئے تو آپ کو دو دن پہلے نوٹس دینا چاہیئے تھا۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! میری عرض ہے کہ ابھی ان کلازوں کو چھوڑ دیا جائے تاکہ بعد میں جو ممبر صاحب ترمیم وغیرہ لانا چاہتے ہیں لے آئیں۔

مسٹر اسپیکر :- اب تو کوئی ترمیم نہیں آسکتی کیونکہ قاعدے کے مطابق کسی ترمیم کا نوٹس نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ ان کی تسلی کر سکتے ہیں تو ابھی ہم کلاز ۱۲ اور ۱۵ کو چھوڑے دیتے ہیں اسکو بعد میں لے لیں گے۔

وزیر قانون (میاں سیف اللہ خان پراچہ) ان کو صرف papulation کی definition پہ اعتراض ہے۔ تو اس میں تو بعد میں بھی ترمیم ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر :- تو ہم کلاز ۱۳ اور ۱۵ کو چھوڑے دیتے ہیں۔ اور اسے بعد میں لیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کلاز ۲ سے ۱۱ تک مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیئے جائیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۲ تا ۱۴

مسٹر اسپیکر:۔ اب سوال یہ ہے
کہ کلاز ۱۳ اور ۱۴ مسودہ قانون ہذا کے جزو قرار دیئے جائیں۔
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۶ تا ۱۸۰

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے،
کہ کلاز ۱۶ تا ۱۸۰ مسودہ قانون ہذا کے جزو قرار دیئے جائیں۔

وزیر خزانہ جناب والا: کلاز ۱۷ پر بھی میرا کچھ observation ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ ایسی بات ہے تو میں اجلاس ملتوی کر دیتا ہوں۔ آپ اس پر پھر سے غور کر لیں کیونکہ آپ کے تو کافی اعتراضات ہیں اور آپ نے کسی تحریک کا کوئی نوٹس بھی نہیں دیا ہے۔

وزیرخزانہ

جناب والا! آج میرا خیال تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔

مسٹر اسپیکر:- پروگرام کے مطابق تو ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور:- وہ یہ تھا کہ چونکہ شہزادہ صاحب کوئٹہ تشریف لا رہے ہیں اس لیے ہم اسپیکر صاحب سے اجلاس ملتوی کرنے کی درخواست کرتے۔

وزیرخزانہ:- میں اسی خیال میں تھا کہ اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔

کلاز ۱۶ تا ۱۸۰

مسٹر اسپیکر:- میں سوال دہراتا ہوں

سوال یہ ہے

کہ کلاز ۱۶ تا ۱۸۰ مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیئے جائیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز ۱۸۱

مسٹر اسپیکر:- کلاز ۱۸۱ میں ترمیم ہے متعلقہ ممبر اپنی ترمیم پیش کریں۔

Chief Minister: Sir, I beg to move-

that sub- clause (3) be deleted and sub- clause (4) be re-numbered as sub-clause (3).

Mr. Speaker:- The amendment moved is:

that sub-clause (3) be deleted and sub-clause (4) be re-numbered as sub-clause (3).

(The amendment was carried)

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ ترمیم شدہ کلاز ۱۸۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز ۱۸۲ تا ۲۲۲

مسٹر اسپیکر: — سوال یہ ہے

کہ کلاز ۱۸۲ تا ۲۳۲ مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز ۲۳۳ تا ۲۳۶

مسٹر اسپیکر: — ان کلازوں میں ترمیم ہے متعلقہ ممبر ترمیم پیش کریں ۔

<u>Chief Minister:-</u> Sir, I beg to move that clause233 be deleted and clauses 234,235,236, and 237be respectively re-numbered as clause 233, 234, 235, and236.

<u>Mr. Speaker:-</u> The amendment moved is that clause 233 be deleted and clauses 234, 235, 236 and 237 be respectively re-numbered as clauses 233, 234, 235 and 236.

(The amendment was carried)

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ کلاز ۲۳۳ تا ۲۳۶ ترمیم شدہ حالت میں مسودہ قانون ہذا کے جزو قرار دیئے جائیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

گوشوارہ جات

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ گوشوارہ ایک تا چار مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیئے جائیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید:-

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ مختصر عنوان و آغاز نفاذ مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:۔ ہمارے پاس کلاز ۱۴ اور ۱۵ پر غور کرنے کیلئے کافی وقت ہے۔ اس لئے میرے خیال میں دس یا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی جائے تاکہ آپ حضرات باہمی صلاح مشورہ کر سکیں۔

آوازیں:۔ "پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دیں"

مسٹر اسپیکر:۔ اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(دس بج کر چالیس منٹ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت میر قادر بخش بوقت دس بجکر ستاون منٹ پر شروع ہوئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جام صاحب آپ نے اس بارے میں گفتگو کر لی

ہے اب میں مسودہ قانون کی بقیہ کلاز کے بارے میں سوال کرتا ہوں -

وزیر اعلیٰ :- جی ہاں

کلاز نمبر ۱۲

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ
کلاز نمبر ۱۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۵

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ
کلاز نمبر ۱۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اب وزیر متعلقہ آخری تحریک پیش کریں -

Chief Minister :- Sir, I, beg to move that the Baluchistan Local Government

Bill, 1975 as amended be passed.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ
بلوچستان لوکل گورنمنٹ بل مصدرہ ۱۹۷۵ء کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)
(مسودہ قانون منظور ہوا)

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! کل ایک سیمینار ہے جس میں تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ تو وہاں جانا ہے۔ اس لئے اگر اجلاس کی کارروائی کل صبح ساڑھے نو بجے رکھ دی جائے تو کیسے رہے گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جام صاحب اگر صبح دس بجے بھی کارروائی شروع کی جائے تو کوئی فرق نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ:۔ آپ کی مرضی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی گیارہ بجے مورخہ ۱۸ نومبر بروز سہ شنبہ صبح دس بجے تک ملتوی ہو گئی۔)